حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ



مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
متکلم اسلام

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

نام کتاب ______ حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ
بار اشاعت ______ اول
تاریخ طبع ______ اکتوبر 2012
تعداد ______ 1100
مطبع ______ دار الایمان پرنٹرز
باہتمام ______ احناف میڈیا سروس
ویب سائٹ ______ www.ahnafmedia.com

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا
0321-6353540
دار الایمان فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
0321-4602218

اور معیوب ہے۔ خفاجی فرماتے ہیں حالانکہ تم جانتے ہو کہ اس میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔(موجب نقص و عیب ہو یا نہ) اس لیے کہ حضور علیہ السلام کی صفات مقدسہ اور حلیہ مبارکہ میں کسی بھی صفت کے بیان میں (کذب اور) خلاف واقع صفت کو آپ کی طرف منسوب کرنا شائبہ توہین و تحقیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اس کہ آپ ایسی کامل ترین صفات کے مالک تھے کہ ان سے کامل تر صفات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان کے خلاف جو صفت بھی آپ کی طرف منسوب کی جائے گی ضرور اس میں آپ کی تنقیص ہو گی (لہٰذا آپ کی صفات قدسیہ کے باب میں کوئی بھی غلط بیانی اور کذب توہین و تحقیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ایسی صورت میں علماء و متاخرین کا مذکورہ بالا اعتراض بے محل ہے۔

اکفار ص 183

لیکن اہل بدعت حضرات ایسی صفات آپ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں جو آپ کی ہیں نہیں اور کذب بنتی ہیں اور ساتھ ساتھ وہ تحقیر و توہین پر بھی مشتمل ہیں۔

مثلاً مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتا ہے:

تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیے جاویں وہ بھی نگاہ مصطفی علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں۔

جاء الحق ص 72

دوسری جگہ یہی مفتی صاحب لکھتے ہیں: ہم لوگ گھر کی کوٹھڑی میں چھپ کر جو کام کریں وہ بھی حضور علیہ السلام کی نظر سے غائب نہیں۔

شان حبیب الرحمن ص 34، آیت نمبر 15

یہ کہیں بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ میں یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوں اور نہ کسی ذمہ دار عالم نے اور نہ کسی فقیہہ نے مگر مفتی صاحب جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے گئے اور ہمارے خیال میں اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید توہین و تحقیر ہے۔

کہ رات کو چھپ کر میاں بیوی گھر میں ہمبستری کریں اور نبی پاک علیہ السلام اس ننگی حالت میں ان کو دیکھیں العیاذ باللہ تعالیٰ۔ کوئی مولوی پیر یہ بات اپنے لیے گوارا نہیں کرے گا اور کہے گا کہ تم نے میری توہین کر دی مگر نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے برداشت کر لی گئی۔

ہم برملا یہ اعلان کرتے ہیں یہ صفات آپ علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا کذب اور توہین ہے۔ خیر آگے چلیے:

امام العصر محدث کبیر فخر السادات رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

جو مسلمان شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (العیاذ باللہ تعالیٰ) سب و شتم کرے یا آپ کو جھوٹا کہے یا آپ میں عیب نکالے یا کسی طرح بھی آپ کی توہین و تنقیص کرے وہ کافر ہے اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو جائے گی۔

قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کرنے والا کافر ہے اور جو کوئی اس کے معذب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے۔

شاتم رسول کی توبہ قبول نہیں ہوتی (دنیاوی احکام کے اعتبار سے)۔

مجمع الانہر، در مختار، بزازیہ، درر اور خیریہ میں لکھاہے کہ:

انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کو سب و شتم کرنے والے کی توبہ مطلقاً قبول نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے اس کے کفر اور معذب ہونے میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔

اکفار الملحدین ص 184، 185

آگے لکھتے ہیں: تحقیر کی نیت سے نبی کے نام کی تصغیر بھی کفر ہے۔

تحفہ شرح منہاج میں فرماتے ہیں:

کسی رسول یا نبی کی تکذیب کرے یا کسی بھی طرح ان کی تحقیر و توہین کرے مثلاً تحقیر کی نیت سے بصورت تصغیر ان کا نام لے یا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی کی نبوت جائز کہے ایسا شخص کافر ہے یادر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تو آپ (کی بعثت) سے پہلے نبی بنایا گیا ہے (آپ کی بعثت کے بعد نہیں) لہٰذا ان کے آخر زمانہ میں آسمان سے اُترنا باعث اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اکفار ص 187

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں بعثت و رسالت پہلے اور آپ کی بعد میں ہے اور یہاں ایک بات پر اور غور کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ جو لکھا ہے کہ کسی رسول یا نبی کی تکذیب کرنا کفر ہے اور کہنے والا کافر ہے۔ آپ مقدمہ میں دیکھ آئے ہیں یہ رضاخانی حضرات حاضر و ناظر خدا کو کہنے کے مسئلہ میں تکذیب نبی کی کرتے ہیں یا نہیں باقی فیصلہ قارئین کے ہاتھ میں ہے۔

امام العصر آگے لکھتے ہیں: ملا علی قاری شرح شفا میں ج2، ص393 میں فرماتے ہیں۔

تمام علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی

پر سب و شتم کرے (وہ مرتد ہے) اس کو قتل کر دیا جائے فرماتے ہیں طبری نے بھی اسی طرح یعنی ہر اس شخص کے مرتد ہو جانے کو امام ابو حنیفہ اور صاحبین سے نقل کیا ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عیب گیری کرے یا آپ سے بے تعلقی (اور بے زاری) کا اظہار کرے یا آپ کی تکذیب کرے (وہ مرتد ہے) نیز فرماتے ہیں ۔ سحنون مالکی کا قول ہے کہ تمام علماء کا اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب و شتم کرنے والا اور آپ کی ذات مقدس میں عیب نکالنے والا کافر ہے اور جو کوئی اس کے کافر و معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اکفار ص 208

امام العصر فرماتے ہیں:

ہم حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ کی کتاب الصارم المسلول علی شاتم الرسول کے چند اہم اقتباسات اس مسئلہ پر پیش کرتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی عیب چینی اور ان کی تنقیص و توہین سراسر کفر بلکہ سب سے بڑا کفر ہے۔ علامہ موصوف نے اس کتاب میں اس مسئلہ کو پورے استیعاب کے ساتھ بیان کیا ہے اور کتاب و سنت اجماع و قیاس سے ماخوذ دلائل و براہین سے کتاب کو بھر دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اختیار تھا کہ چاہے سب و شتم کرنے والے کو قتل کر دیں چاہیے معاف فرما دیں چنانچہ عہد نبوی میں دونوں قسم کے واقعات پائے جاتے ہیں لیکن امت پر شاتم رسول کو قتل کرنا فرض ہے۔ باقی اس سے توبہ کرانے یا نہ کرانے اور دنیوی احکام کے اعتبار سے توبہ کے معتبر و قبول ہونے نہ ہونے میں بے شک علماء کا اختلاف ہے۔ (لیکن اس کے کافر ہو جانے میں کوئی اختلاف نہیں یہی پوری کتاب کا

حاصل ہے)۔ چنانچہ الصارم المسلول میں (ص195، 418) پر فرماتے ہیں:

حرب نے مسائل حرب میں لیث بن ابی سلیم کے واسطے سے حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے ایک شخص کو لایا گیا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سب و شتم کیا تھا حضرت عمرؓ نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد فرمان جاری کر دیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شان میں یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی شان میں سب و شتم یا گستاخی کرے اسے قتل کر دو۔ لیث کہتے ہیں کہ مجاہد نے مجھ سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت بھی نقل کی کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس کسی مسلمان نے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی پر یا اللہ تعالیٰ پر سب و شتم کیا یا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور اس کا فعل ارتداد ہے اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا اگر توبہ کر لی تو فبہا ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا اور جس کسی غیر مسلم معاہد (ذمی) نے اللہ تعالیٰ یا کسی بھی نبی کی شان میں سب و شتم کیا یا علانیہ کوئی گستاخی کی اس نے (اپنی اس حرکت سے جان و مال کی سلامتی کے) عہد کو توڑ دیا لہٰذا اس کو قتل کر دو۔

اکفار الملحدین ص 293

امام العصر فرماتے ہیں:

شاتم رسول کبھی سب و شتم کا یہ طریقہ اختیار کرتا ہے کہ (خود گالیاں دینے کی بجائے) دوسرے شخص کی دی ہوئی گالیاں نقل کرتا ہے اور یہ محض ایک فریب اور دھوکا ہوتا ہے کہ اس طرح وہ اپنا بچاؤ بھی کر لیتا ہے اور سب و شتم کا خوب پروپیگنڈہ اور اشاعت بھی کر لیتا ہے۔ اور اس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے یہ دراصل چھپا ہوا کفر ہے۔

جو چھپا نہیں رہتا۔ بلکہ اس کی سبقت لسانی اور قلبی زہر افشانیوں سے ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ اس کے دل میں گھر کیے ہوئے روگ اور دیرینہ مرض (کفر و نفاق) کا نتیجہ ہوتا ہے جو اس کے دل و جگر اور سینہ و شکم کو تباہ کر ڈالتا ہے۔

اکفار الملحدین ص 294، 295

شاہ صاحب رحمۃ اللہ آگے لکھتے ہیں:

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ الصارم المسلول میں ص 225 پر فرماتے ہیں۔ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تتبع سے اس کی بہت سے مثالیں مل جائیں گی مثلاً بھزبن حکیم عن ابیہ جدہ والی مشہور و معروف روایت جس میں مروی ہے۔ کہ اس کا بھائی (جو کافر تھا) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میرے پڑوسی کس جرم کی پاداش میں پکڑے گئے ہیں (گستاخانہ انداز بیان کو دیکھ کر) حضور علیہ السلام نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا تو اس پر کہتا ہے لوگ کہتے ہیں تم اوروں کو تو گمراہی اور کج راہی سے منع کرتے ہو اور خود کج راہی (ظلم) کو اختیار کرتے ہو حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں گا تو اس کا خمیازہ خود مجھے بھگتنا پڑے گا لوگوں کو نہیں۔ اور صحابہ سے فرمایا کہ اس کے پڑوسیوں کو رہا کر دو ابوداؤد نے بسند صحیح اس حدیث کو روایت کیا ہے تو دیکھیے بظاہر تو یہ شخص لوگوں کی جانب سے اس بہتان کو نقل کرتا ہے مگر در حقیقت اس کا مقصد خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا ان الفاظ سے حضور کی دل آزاری کرنا اور ایذا پہنچانا ہے۔ (نہ کہ کہنے والوں کی بہتان تراشی کی خبر دینا یا تردید کرنا) غرض کسی کو گالیاں دینے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے۔ (عربی میں اس کو تعریض کہتے ہیں یعنی دوسروں پر رکھ کر بات کرنا)۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مسند احمد کی ایک روایت کے الفاظ تو یہ ہیں (جو اوپر نقل کیے گئے) دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔انك تنهى عن الشر و تستخلى به

ترجمہ: آپ دوسروں کو تو شر و فساد سے روکتے ہیں اور خود شر و فساد کو اختیار کرتے ہیں۔(یعنی غیّ کی بجائے شر کا لفظ ہے)۔

کنز الاعمال میں ج4ص46 پر بھی انہیں الفاظ کے ساتھ یہ روایت مذکور ہے۔

الصارم المسلول میں ص527 پر حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمارے مشائخ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بطور تعریض سب و شتم کرنا بھی کفر و ارتداد ہے۔اس کی سزا بھی قتل ہے۔(جیسے صراحتاً سب و شتم رسول کی سزا قتل ہے)۔

مصنف فرماتے ہیں کہ: ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے دلائل و براہین سے اس کو ثابت کیا ہے اور تعریض کی متعدد مثالیں بھی بیان کی ہیں اور ایسے شخص کے ارتداد (و قتل) پر انہوں نے اُمت کا اجماع نقل کیا ہے۔

نیز ص559 پر فرماتے ہیں: اس سے قبل ہم امام احمد کی تصریح نقل کر چکے ہیں کہ جو شخص رب العالمین کی شان میں بطور تعریض بھی کسی بُرائی کا ذکر کرے اس کو قتل کر دیا جائے گا چاہے مسلمان ہو چاہے کافر اسی طرح ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا یا اس کے دین کا یا رسول اللہ کا یا کتاب کا برائی کے ساتھ تذکرہ کرے گا خواہ صراحتہً ہو خواہ کنایۃً دونوں کا حکم ایک ہے (کہ اس کو کافر و مرتد قرار دیا جائے گا) یہی حکم تعریض کا ہے۔

امام العصر فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے امام احمد کا یہ قول متعدد مقامات پر نقل کیا ہے۔
الصارم المسلول ص527،536، 563، 553

جبکہ ثابت ہو گیا ہر سب و شتم خواہ صراحۃً ہو یا کنایۃً موجب کفر ہے،اسی مسئلہ سے متعلق ابن حجر رحمۃ اللہ فتح الباری میں ج12 ص284 پر فرماتے ہیں۔ خطابی کہتے ہیں اگر کسی شخص نے تعریفاً بھی کوئی گستاخی کی (اللہ تعالیٰ کی یا اس کے کسی نبی کی شان میں) تو میرے علم میں ایسے شخص کے قتل کے واجب ہونے میں علماء کے اندر مطلق اختلاف نہیں ہوا جبکہ وہ مسلمان ہو۔

قاضی عیاض شفامیں فرماتے ہیں: ابن عتاب کا قول ہے کہ قرآن و حدیث کی نصوص واجب قرار دیتی ہیں کہ جو شخص حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ذرا بھی اذیت پہنچانے کا یا ذرا بھی آپ کی توہین و تذلیل کا قصد کرے صراحۃً ہو یا کنایۃً اس کو قتل کر دینا فرض ہے۔

اسی شفا اور اس کی شرح نسیم الریاض للخفاجی میں ص459 پر لکھا ہے اگر دوسروں کی طرف سب و شتم کرنے والے پر یہ الزام ثابت ہو جائے کہ:

1۔ گالیاں خود اسی شخص کی ساختہ پرداختہ ہیں اور (سزا سے بچنے کے لیے اس نے) دوسروں کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

2۔ یا اس شخص کی عادت ہو کہ وہ بکثرت ایسی گستاخانہ باتیں خود کہتا ہو اور دعویٰ کرتا ہو کہ میں دوسروں کا قول نقل کرتا ہوں۔

3۔ یا ان گستاخانہ ہرزہ سرائیوں کے وقت اس کی حالت سے ظاہر ہوتا ہو کہ اسے یہ باتیں اچھی لگتی ہیں اور اس میں کوئی برائی محسوس نہیں کرتا۔

4۔ یا وہ اس قسم کی توہین و تذلیل کا دلدادہ فریفتہ ہو اور اس کو معمولی بات سمجھتا ہو اور ممنوع نہ جانتا ہو۔

5۔ یا وہ اس جیسی گستاخانہ باتوں کو خاص طور پر یاد کرتا ہو (کہ اس کا محبوب مشغلہ ہو)

6۔ یا وہ ایسی باتوں کی تلاش و جستجو میں رہتا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہے ہو بہو یہ اشعار اور سب و شتم کے قصے عموماً روایت کرتا ہو تو ان تمام صورتوں میں اس نقل کرنے والے کا وہی حکم جو خود ہجو اور سب و شتم کرنے والے کا ہے کہ اس پر مواخذہ کیا جائے اور (جو اس جرم کی سزا ہے وہ دی جائے گی) دوسروں کی طرف منسوب کرنا اس کے لیے مفید نہ ہو گا اور جلد از جلد اس کو قتل کر کے جہنم رسید کیا جائے گا۔

اسی شفا میں اور اس کی شرح ج 4 ص 459 پر قاضی عیاض فرماتے ہیں:

فصل چھٹی صورت (سب و شتم کی) یہ ہے کہ وہ (سب و شتم کرنے والا) ان گستاخانہ باتوں کو دوسروں سے نقل کرے اور ان کی جانب منسوب کرے تو اس شخص کے انداز نقل اور گفتگو کے قرائن کو دیکھا جائے گا اور ان کے اعتبار سے حکم ہو گا (یعنی اگر قرائن سے ثابت ہو کہ دوسروں کا نام لینا محض اپنے بچاؤ کے لیے یا اس کو خود مزا آتا ہے یا اس کا محبوب مشغلہ ہے تو اس کو اس سب و شتم کا مجرم قرار دے کر قتل کر دیا جائے گا اور اگر قرائن و تحقیق سے ثابت ہو کہ واقعی یہ دوسروں کا بیان ہے اور یہ شخص محض ناپسندیدگی کی وجہ سے نقل کر رہا ہے تو قتل تو نہ کیا جائے مگر کسی اور مناسب سزا یا تنبیہہ پر اکتفا کیا جائے گا۔

مجمع علیہ امور کو بیان کرنے والے مصنفین میں سے بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں کہے ہوئے اشعار کے روایت کرنے لکھنے پڑھنے یا جہاں وہ اشعار ملیں ان کو بغیر مٹائے چھوڑ دینے کی حرمت پر تمام مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے۔

نیز لکھتے ہیں: ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجو میں کہے اشعار کا ایک مصرعہ بھی پڑھنا یا یاد کرنا کفر ہے۔ نیز قاسم کہتے ہیں میں نے اپنی کتابوں میں اس ہستی کا نام لینے کی بجائے جس کی ہجو میں اشعار کہے گئے ہیں اس کا ہم وزن کوئی اسم بطور کنایہ ذکر کیا ہے۔

اکفار الملحدین ص 295،296،297،278

قارئین گرامی قدر! یہ ہمارے اصول اور نظریات ہیں جس میں توہین رسالت کیس کو معاف نہیں کیا جا سکتا۔

اسی تعریض کو دیکھ لیجئے کہ آدمی گستاخی خود کرے جب اس سے پوچھا جائے تو وہ کسی اور کا نام لے دے۔ یہی صورت مولوی احمد رضا خان کی ہے۔

ہم نے کچھ اوراق پہلے احمد رضا کی وہ گالیاں نقل کی ہیں جو اس نے خدا کو دی ہیں جب بریلویوں سے پوچھو تو کہتے ہیں یہ تو شاہ اسماعیل نے دی ہیں ہم کہتے ہیں شاہ صاحب کی کسی کتاب میں یہ گالیاں دکھاؤ اگر نہیں تو پھر جہنم کی آگ سے ڈرو اور فاضل بریلوی کا دامن چھوڑ دو۔ کیونکہ خود اس نے مزا لے کر خدا کو یہ گالیاں دی ہیں بعض بریلوی کہتے ہیں کہ یہ شاہ صاحب کی عبارت پر لازم آتی ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

یہ بھی جھوٹ ہے اور اگر بالفرض تم سچے تو جو عبارات ہم پیچھے چند اوراق قبل تمہاری نقل کر آئے ہیں ص 44،54 پر اس میں بھی غور کرو اور فکر کرو پھر ہم

سے بات کرو۔ ہم ایسی بات کو نقل نہیں کرنا چاہتے۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں

اب ان عبارات سے جو لازم آرہا ہے وہ بھی بتایا جائے مگر رضا خانی مر سکتے ہیں اس عبارت پر لازم آنے والی باتیں نقل نہیں کر سکتے۔ اگر نہیں تو وہاں کیوں۔ اگر وہاں نقل کیں تو یہاں کیوں نہیں؟ **فما ھو جوابکم فھو جوابنا**

قارئین ذی وقار! اب ہم بریلوی مسلک کے ہاں بھی توہین رسالت کا مسئلہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ ایک دھوکہ یہ لوگ یہ بھی دیتے کہ ہم عاشق ہیں۔ آج کی تحریر سے یہ واضح ہو جائے گا کہ عشق رسالت کے محض نعرے ہیں حقیقت کچھ نہیں۔

1۔ بریلوی جید عالم احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں۔ راعنا کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیت توہین کے بغیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا کہتا تو وہ **واسمعوا وللکافرین عذاب الیم** کی قرآن وعید کا مستحق قرار پایا جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔

گستاخ رسول کی سزا قتل ص 24

یعنی اب جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو راعی کہے وہ کافر ہے۔

2۔ سوال: اگر کوئی شخص سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کا چرواہا کہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ توہین آمیز لفظ ہے کہنے والا توبہ و تجدید ایمان کرے۔

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب از الیاس عطار ص204

3۔ مولوی فیض احمد اویسی صاحب بہاولپوری لکھتے ہیں:

اللہ جل شانہ کو گوارانہ ہوا اس لیے راعنا بولنے سے نہ صرف روک دیا بلکہ آئندہ یہ لفظ بولنے والا نہ صرف کافر بلکہ سخت عذاب میں مبتلا کرنے کی وعید شدید بتائی اور سنائی۔

بے ادب بے نصیب ص 15

راعی کا لفظ بولنے پر اویسی صاحب کفر کا فتویٰ دے رہے ہیں۔

اب آیئے! فاضل بریلوی کے ہاں چلتے ہیں وہ لکھتے ہیں: اللہ کا محبوب امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے۔

ختم النبوۃ ص 71

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

اس کے سچے راعی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے۔ ص 111

اب بریلوی کبھی بھی اس اصول کی طرف نہیں آئیں گے کیونکہ پتا ہے کہ یہ لفظ جس پر فتویٰ کفر ہم نے دیا ہے وہ تو فاضل بریلوی صاحب نے لکھا ہے یہ ہے ان کے عشق و محبت کے جھوٹ کی داستان شاید کوئی کہے کہ فتویٰ کفر تو لفظ راعنا پر ہے اور فاضل بریلوی نے راعی لکھا ہے تو جواباً عرض یہ ہے کہ راعنا کا معنی ہمارا چرواہا اور راعی کا معنی چرواہا، اور ہمارا چرواہا کہنے سے صرف چرواہا کہنا زیادہ سخت ہے۔

مثال نمبر2: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کہنا گستاخی ہے۔

1۔ فاضل بریلوی کے والد صاحب نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں: اگر ہندی اپنے باپ یا بادشاہ خواہ کسی واجب التعظیم کو تو کہے گا تو شرعاً بھی گستاخ و بے ادب اور

تعزیر و تنبیہہ کا مستوجب ٹھہرے گا۔

اصول الرشاد ص 228

2۔ مولوی حنیف رضوی لکھتے ہیں: ہمارے دیار میں کسی معظم و بزرگ بلکہ ساتھی اور ہمسر کو بھی ”تو“ کہنا خلاف ادب اور گستاخی قرار پائے گا۔

مقدمہ اصول الرشاد ص 35

3۔ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی بریلوی لکھتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف نام لے کر یا تو تا کر کے... ہی پکارنا ہے تو تجھ میں اور ابو جہل و ابو لہب اور دیگر کفار و خبثاء میں فرق کیا رہے گا۔

العطایاالاحمدیہ ج5، ص 158

4۔ مکتبہ ضیاء القرآن والوں نے کنزالایمان کا خصوصی ایڈیشن شائع کیا اس کے ص 1100، اور انوار اکنزالایمان کے ص 528 پر لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صیغہ واحد حاضر میں مخاطب فرمایا لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ترجمہ کرتے وقت اردو میں وہی الفاظ استعمال کیے جائیں اردو زبان میں تو کہہ کر اپنے بڑے کو مخاطب کرنا گستاخی ہے۔

5۔ بریلوی پیر طریقت ڈاکٹر سرفراز محمدی آستانہ ترنول شریف لکھتے ہیں قرآن پاک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے صیغہ واحد میں مخاطب فرمایا لیکن اردو میں ترجمہ کرتے وقت لازمی تو نہیں کہ وہی الفاظ استعمال کیے جائیں کیونکہ اردو میں کسی بھی معزز و محترم ھستی کو لفظ، تو، سے مخاطب کرنا گستاخی کے زمرے میں شمار ہوتا ہے۔ اگر یہی لفظ ذات باری تعالی کے لیے ہو تو قابل گرفت نہیں کہ مقصد شرک سے اجتناب ہوتا ہے لیکن نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے

لیے استعمال کرنا سراسر بے ادبی میں شمار ہو گا۔

انوار کنز الایمان ص28

اب دیکھیے فاضل بریلوی کی طرف انہوں نے سورۃ القارعۃ پارہ نمبر 30، سورۃ نمبر 101 میں آیت نمبر 3 وما ادراك ما القارعة کا ترجمہ کیا ہے اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی اور آیت نمبر 10۔

و ما ادراك ماهيه کا ترجمہ کیا ہے اور تو نے کیا جانا کیا ہے نیچا دکھانے والی ۔

کنزالایمان ص 1081

2۔ سورۃ منافقون آیت نمبر 4 کا ترجمہ دیکھیے۔واذا رايتهم تعجبك اجسامهم اور جب تو انہیں دیکھے ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں ۔

کنزالایمان ص 998

3۔ سورۃ زمر کی آیت نمبر 21 کا ترجمہ دیکھیے۔الم تر ان الله انزل من السماء ماءً (الاية) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا۔

کنز الایمان ص 828

4۔ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 41 يا ايها الرسول لا يحزنك الذين............ و من يرد الله فتنة، فلن تملك له من الله شياء (الاية)۔اے رسول تمہیں غمگین نہ کریں ... اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہر گز تو اللہ سے اس کا کچھ نہ بنا سکے۔

کنز الایمان ص 205، 206

یہی چار مثالیں بہت ہیں ورنہ اور بھی کئی ہیں۔

اب بریلوی حضرات سے پوچھ لیجئے کیا اپنے اصولوں پر کاربند رہو گے تو یقینا ان کو سانپ سونگھ جائے گا اور کاٹو تو خون نہیں والی مثال نظر آئے گی۔

ہم دو چار مثالیں اور لکھ کر یہ عنوان ختم کرتے ہیں۔

مثال نمبر 3: بریلویوں کے بہت بڑے عالم مفتی فیض احمد اویسی بہاولپوری لکھتے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل اور قول اور عمل مبنی بر حکمت ہوتا ہے۔ اس سے آپ کی لاعلمی یا عدم اختیار ثابت کرنا جاہلوں یا نبوت کے گستاخوں کا کام ہے۔

رسائل اویسیہ ج 4، لاعلمی میں علم ص 15

یعنی آپ علیہ السلام کی طرف لاعلمی کی نسبت کرنا گستاخی ہے۔ آیئے دیکھیے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب غلام قادیانی کا رد کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ:

یہ جو (تم نے) لکھا ہے کہ قیامت سات ہزار سال پہلے نہیں آسکتی میں کہتا ہوں کہ یہ سات ہزار سال کی تحدید جو آپ نے لگا دی ہے یہ منافی ہے۔ لا یجلیھا لوقتھا الا ھو کے اور ان احادیث کے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاعلمی بیان فرمائی۔

شمس الہدایہ ص 66

یہاں پیر صاحب نے نبی پاک علیہ السلام کے لیے لاعلمی کی نسبت کی اب اصول بریلوی کی روشنی میں یہ گستاخی ہے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم مگر اب بریلوی اصول نہ جانے کیوں خاموش ہے کیوں پیر صاحب یا ان کی اولاد کے خلاف آواز نہیں اُٹھتی۔

کیا یہ عشق و محبت کا محض دعویٰ ہی نہیں ہے؟ اگر واقعی یہ شرعی اُصول تھا تو کیوں اب تک اس کتاب پر پابندی نہیں لگوائی گئی مگر یہ سب دوسروں کے لیے ہے نہ کہ اپنے لیے کیوں کہ وہ خود تو نام نہاد عاشق ہیں۔

مثال نمبر 4: کسی اور کو رحمۃ للعالمین کہنے پر بریلوی اکابرین میں صف ماتم بچھا ہے۔

1۔ بریلوی علامہ ارشد القادری صاحب رئیس التحریر لکھتے ہیں: خدا کی پناہ حبیب

خدا کی شان یکتائی پر اس سے زیادہ سنگین حملہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

تبلیغی جماعت ص 67، مکتبہ نبویہ لاہور

2۔ بریلوی ضیغم اہل بدعت حسن علی رضوی اس بات کو سنگین گستاخی قرار دیتے ہیں وہ لکھتے ہیں: حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی عظمت اور رفعت شان کو گھٹا کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم و جلیل صفت پر ڈاکہ مارنا مقصود تھا۔

محاسبہ دیوبندیت ص 198 ج1

3۔ بریلوی مناظر اعظم جنید زمان مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اب اور کون سے عالمین ہیں جن کے یہ بھی رحمت بن سکتے ہیں جیسا کہ رب العالمین کہنے کے بعد تمام عالمین میں کسی دوسرے رب کی ضرورت نہیں اگر کوئی مانے تو اس نے شرک فی التوحید کہا ہے ایسے ہی رحمۃ للعالمین کے اقرار کے بعد کوئی عالمین کی رحمت نہیں کہلا سکتا اور اگر کوئی تسلیم کرے تو مشرک فی الرسالت ہو گا۔

مقیاس حقیقت ص 198، 199

4۔ بریلوی جید عالم مفتی خلیل احمد خان برکاتی لکھتے ہیں: مسلمانوں کے نزدیک رحمۃ للعالمین ہونا قطعاً یقیناً خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ ہے جس میں اور انبیاء بھی شریک نہیں۔

فیصلہ ہفت مسئلہ توضیحات و تشریحات ص 305

یعنی مسلمان تو کسی اور کو نہیں کہتے باقی کافر کسی اور کو بھی رحمۃ للعالمین کہتے ہیں۔

5۔ مفتی عبد الوہاب خلیفۃ مفتی اعظم بریلویہ فی الہند لکھتے ہیں: ہر مسلمان کا قرآن کریم پر ایمان ہے کہ رحمۃ للعالمین صرف اور صرف صفت خاصہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم ہے۔

صاعۃ الرضا علی اعداء المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص 311

یعنی کسی اور کو رحمۃ للعالمین کہنے والا آپ کی صفت خاصہ کا منکر اور منکر قرآن ہے۔

6۔ مفتی احمد میاں برکاتی لکھتے ہیں: رحمۃ للعالمین نہ ہو گا مگر رسول الی العالمین۔

ملفوظات مشائخ مارہرہ ص110

یعنی رحمۃ للعالمین وہی ہو گا جو تمام عالمین کا رسول ہو گا۔

7۔ مولوی ظفر الدین بہاری لکھتا ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفت میں رحمۃ للعلمین میں سب ملاوں کو شریک کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر سید العالمین کیوں کر مان سکتے ہیں؟

حیات اعلی حضرت ج2 ص404

یعنی کسی اور کے لیے یہ لفظ استعمال کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سید العالمین ہونے کا انکار ہے۔ اب آیئے دیکھیے شانِ رسالت پر ڈاکہ ڈالنے والا، توہین کرنے والا، شان و مقام و عظمت مصطفی پر سنگین حملہ کرنے والا آپ کی شان کو گھٹانے والا کون ہے۔

1۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے اپنے مقدمہ اور ترتیب سے ایک کتاب اپنے مکتبہ سے چھاپی ہے اس میں ہے:

شہہ سلیمان رحمۃ للعالمین   رحمۃ للعالمین قطب الوریٰ

تحفۃ الابرار ص 306، 307

یہ خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے لکھا گیا ہے۔

2۔ قادری کتب خانہ لاہور سے کتاب چھپی ہے۔ اردو ترجمہ ملک فضل الدین نقشبندی مجددی نے کیا ہے اور فنی تدوین کتاب کی مولوی محمد عالم مختار حق نے کی ہے اس میں ہے۔

شاہ گیلانی ترا حق در وجود رحمۃ للعالمین آوردہ است

تحفہ قادریہ ص 49

اس میں شیخ گیلانی کو رحمۃ للعالمین لکھا ہے۔

3۔ للہ شریف کی خانقاہ کے ایک آدمی صاحبزادہ محمد حسین للّٰہی صاحب نے لکھا۔ خواجہ سلیمان تونسوی کی شان میں:

شاہ سلیمان رحمۃ للعالمین

حضرت خواجہ محمدسلیمان تونسوی اور ا ن کے خلفاء ص 144

دوسری جگہ خواجہ صاحب کی شان یوں بیان کرتے ہیں:

رحمۃ للعالمین قطب الوریٰ

تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی ص21

4۔ ماہنامہ ضیائے حرم کے ایڈیٹر خواجہ عابد نظامی نے پیش لفظ لکھ کر ایک کتاب ضیاء القرآن سے چھپوائی۔ جس کا ترجمہ خواجہ حسن نظامی کے مرید اور خلیفہ سید محمد ارتضیٰ المعروف ملا واحدی ایڈیٹر ماہنامہ نظام المشائخ دہلی نے خواجہ صاحب کے حکم سے کیا۔ اس میں ہے: صحبۃ الصالحین نور و رحمۃ للعالمین

راحۃ القلوب ص 81

صالحین کی صحبت نور اور رحمۃ للعالمین ہے۔

5۔ بریلویوں کا بہت بڑا سکالر جناب شمس بریلوی لکھتا ہے: حضرت خواجہ

راستیں لقب یافتہ و ما ارسلنك الا رحمۃ للعالمین ملك الفقراء و المساکین نظام الحق و الشرع و الھدیٰ والدین۔

فوائد الفواد ص 57، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

خواجہ نظام الدین کو رحمۃ للعالمین کا لقب دیا گیا ہے۔

6۔ پیر جماعت علی شاہ کہتے ہیں اولیاء کے متعلق کہ: یہ مقبولان بارگاہ ایزدی رحمۃ للعالمین کی شان میں جلوہ گر تھے۔

سیرت امیر ملت ص 609

7۔ بریلوی جید عالم دین مولوی غلام جہانیاں صاحب لکھتے ہیں: الٰہی بحرمۃ شیخ المشائخ سلطان العاشقین رحمۃ للعالمین۔ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الحق والدین محمد بن احمد بخاری چشتی ہے رضی اللہ عنہ

ہفت اقطاب ص 70

8۔ مولوی اشرف جلالی کا رسالہ ماہنامہ جلالیہ میں ہے۔

خواجہ باقی باللہ کی تعریف میں "ھست ذات خواجہ باقی مرحمۃ للعالمین"

جلالیہ شمارہ نمبر12، دسمبر 2011، ص 26

قارئین گرامی قدر! حوالے اور بھی لکھے جاسکتے ہیں مگر یہی کافی ہیں ہمارا سوال ہے کہ اگر توہین رسالت کے متعلقہ تمہارے اصول درست ہے تو جن بریلوی زعماء اکابرین نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ کیا وہ منکر قرآن، شان رسالت کے ڈاکو، عظمت گھٹانے والے ہیں ؟ اگر نہیں تو معلوم ہوا کہ تمہارا عشق و محبت کا دعویٰ صرف دعویٰ ہی ہے حقیقت کچھ نہیں۔

قارئین آپ ان چند مثالوں سے سمجھ تو گئے ہوں گے کہ ان رضا خانی

حضرات میں عشق و محبت کے صرف دعوے ہیں حقیقت کچھ نہیں اس طرح کئی مثالیں لائی جاسکتی ہیں مگر میں آخری لاکر موضوع کی طرف آنا چاہتا ہو۔

5۔ سورۃ فتح کی آیت نمبر 2 کے ترجمہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گناہ کی نسبت کرنا ملاحظہ فرمایئے:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں: واستغفر لذنبك (الایۃ)۔ مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی۔

فضائل دعا ص 86

2۔ فاضل بریلوی کے والد صاحب لکھتے ہیں: معاف کرے اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ۔

الکلام الاوضح ص 62

3۔ علامہ فضل حق خیر آبادی لکھتے ہیں۔ بر شما لازم است کر بروید بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم او بندہ ایست کہ آمرزیدہ است خداتعالیٰ مرا را ز گناھان پیش و پسین او۔

شفاعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص 321

یعنی تم پر لازم ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ خدا کے ایسے بندے ہیں جن کے خدا نے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ ہم مزید حوالے بھی لاسکتے ہیں مگر یہی کافی ہیں۔

اب آیئے ان پر بریلوی اصول سے فرد جرم عائد کرتے ہیں۔

1۔ پیر افضل قادری صاحب لکھتے ہیں:

یہ تمام تراجم نصوص و حدیث اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قطعی عقیدے کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہیں اور ان میں بارگاہ نبوی میں بدترین

گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کے ترجموں کی نشاندہی ص 36

2۔ بریلوی جید عالم مولانا قاری رضاء المصطفیٰ لکھتے ہیں: عام تراجم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبی معصوم ماضی میں بھی گناہ گار تھا مستقبل میں بھی گناہ کرے گا۔ مگر فتح مبین کے صدقے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے اور آئندہ گناہ رسول معاف ہوتے رہیں گے کاش یہ فتح مبین آپ کو نہ دی گئی ہوتی تا کہ آپ کے گناہوں پر ستاری کا پردہ پڑا رہتا۔

قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی ص 7

3۔ مولوی شہزاد مجددی کی مصدقہ کتاب میں ایسے تراجم پر فتویٰ لگا کر لکھا گیا ہے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ گار کہنا بے ایمانی اور کفر ہے۔

آؤ حق تلاش کریں ص14

آگے لکھتے ہیں: مترجمین کے تراجم سے بھی ایسے معلوم ہو رہا ہے کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہگار ہے۔ معاذ اللہ۔

آؤ حق تلاش کریں ص18

4۔ اور مولوی شیر محمد جمشیدی صاحب نے اپنی کتاب فیصلہ کیجئے کہ ص24،28 پر یہی کچھ لکھا ہے۔

5۔ مفتی حنیف قریشی کی مرضی سے چھپنے والی کتاب اور اس کے مناظرے کی روئیداد میں یوں لکھا: خود سوچیں کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہ ہو سکتے ہیں۔ جن کی معافی مانگنے کا حکم ہو رہا ہے۔ کیا یہ ترجمہ تقدیس رسالت کے خلاف نہیں؟

مناظرہ گستاخ کون ص201

بریلوی جید علامہ عبد الستار نیازی صاحب لکھتے ہیں:

اس آیت میں مترجمین نے خطاؤں اور گناہوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک معصوم عن الخطاء سے منسوب کر دیا جائے جو صریحاً عصمت انبیاء پر حملہ ہے۔

انوار کنزالایمان ص 823

7۔ بریلوی امام وقت نباض بریلوی قوم ابو داؤد محمد صادق صاحب لکھتے ہیں:

سوال یہ ہے کہ کیا مذکورہ تراجم شان الوہیت و منصب رسالت و نبوت کے منافی نہیں ہیں۔ کیا اس سے بہتر اور متبادل الفاظ نہیں مل سکتے کیا مفسرین نے ان نازک مقامات پر بہتر پہلو استعمال اور پیش نہیں کیے۔ پھر اس قدر عامیانہ و گھٹیا الفاظ کے استعمال کا کیا جواز ہے۔

انوار کنزالایمان ص 894

8۔ لاہور سے ایک گروہ کھڑا ہوا مفتی محمود ساقی کرنل انور مدنی، مولوی ذوالفقار سانگلہ ہل وغیرہم لوگوں نے صاف لکھا ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے گناہ منسوب کرنا پھر معافی سے متعلق کرنا کفر ہے۔

خلاف اولیٰ کے رد میں ص 62

آگے لکھتے ہیں: گناہ کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا اور تاویل بعد میں کرنا بھی غلط ہے گستاخی ہے۔

خلاف اولیٰ کے رد میں ص 62

آگے لکھتے ہیں: ذنب کا ترجمہ گناہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے سے کوئی تاویل قابل قبول نہیں کیونکہ یہ صراحۃً گستاخی توہین ہے۔

خلاف اولیٰ کے رد میں ص 92

9۔ مولوی الطاف حسین ناظم اعلیٰ دار العلوم سیف الاسلام کشمیر لکھتے ہیں:
ذنب کا معنی گناہ کر کے اس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا بڑی بیباکی، جرأت ہے۔

الذنب فی القرآن ص 803

10۔ معروف بریلوی ادیب خواجہ رضی حیدر صاحب لکھتے ہیں: اگر کسی نبی کو گناہ گار تصور کیا جائے یہ تصور بھی گناہ ہے ایسی صورت میں اگر کسی آیت کریمہ سے یہ مطلب لیا جائے کہ نعوذ باللہ نبی آخر الزماں کی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ کہ آپ کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف کر دی جائیں گی تو یہ ترجمہ کی غلطی نہیں بلکہ ایک ایسا مذموم اقدام ہے۔ جس سے ایمان ساقط ہو سکتا ہے۔

الذنب فی القرآن ص 812

لفظ خطا گناہ سے ہلکا ہے اگر اس سے ایمان ساقط ہو سکتا ہے تو خدا جانے لفظ گناہ استعمال کرنے والے تو ساقط الایمان ہی ہوں گے۔

11۔ قارئین! آپ بھی شاید حوالے پڑھ کر تھک گئے ہوں گے میں اسی لیے آخری حوالہ عرض کرتا ہوں ورنہ بیسوں بریلویوں کے حوالے اس پر شاہد ہیں کہ یہ ترجمہ کرنا گستاخی توہین کفر وغیرہ ہے۔

دیوبندی مذہب کا مصنف مولوی غلام مہر علی چشتیاں کا رہائشی لکھتا ہے۔ ذنبك کا معنی آپ کے گناہ یا ترک افضل و خلاف اولیٰ یا خطاء آپ کی عصمت پر حملہ آور ایک نہایت ہی زہریلا سانپ ہے۔

معرکۃ الذنب ص8

آگے لکھتے ہیں:

یہ ترجمہ کہ "اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے"۔ سراسر عصمت رسول سے بغاوت و جہالت و شقاوت ہے، نبوت کا انکار اور کفر ہے۔

معرکۃ الذنب ص 20

قارئین ان پانچ عدد مثالوں میں بریلوی زعماء و اصاغر و اکابر یعنی بریلویوں کے اصول و فروغ گستاخان رسول اپنے بنائے ہوئے اصولوں سے بنتے ہیں۔

مگر قیامت آسکتی ہے وہ ان سب کو گستاخ رسول عظمت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ ڈالنے والا نہیں کہہ سکتے اوران سے برات نہیں کر سکتے۔ تو یہ ثابت ہوا کہ ان کا عشق و محبت کا دعویٰ بلا حقیقت ہے۔ تفصیل کا ڈر نہ ہوتا تو ہم مزید اس پر کلام کرتے۔

و بھذا القدر نکتفی وللہ الحمد اولا و آخرا